راجہ رام موہن رائے

سمیع احمد صدیقی
92-I، رامیشور پور روڈ، ٹیا بُرج، کولکاتہ

مغربی بنگال کی ایک عظیم ہستی راجہ رام موہن رائے کی پیدائش مغربی بنگال کے رادھا نگر گاؤں میں ۲۲ر مئی ۱۷۷۲ء میں ہوئی۔ ان کے والد کانتو رائے وہاں کے ایک اچھے کھاتے پیتے زمیندار تھے۔ انہیں اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے رام موہن کو سب سے پہلے ایک عام پاٹھ شالہ بنگال پرائمری میں داخل کرایا۔ رام موہن رائے نے عربی، فارسی کی تعلیم ایک مولوی صاحب سے حاصل کی۔ چونکہ اُن دنوں زبانیں سرکار اور عدالت کی زبانیں تھیں۔ انھوں نے ان زبانوں میں جلد ہی مہارت حاصل کر لی۔ اُس زمانہ میں پٹنہ عربی و فارسی کا بہت بڑا مرکز تھا اس لیے ان کے والد نے انہیں پٹنہ بھیجنے کا فیصلہ کر لیا۔

رفتہ رفتہ رام موہن رائے ابتدائی شعبوں کو پورا کر کے قرآن اور اسلامی فلسفے تک پہنچ گئے۔ اس مطالعے نے ان کی مذہبی سوچ میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا کر دی۔ نوجوان رام موہن کے ذہن میں اسلامی عقیدت کے مطابق وحدانیت کا بڑا گہرا عقیدہ پیدا ہو گیا۔ تعلیم کے بعد گھر واپس آ کر وہ اس موضوع پر برابر سوچتے رہے۔ اپنے بدلے ہوئے خیالات کو وہ یاد داشت کی شکل میں لکھ بھی لیتے تھے۔ انہیں یہ احساس ہو گیا تھا کہ رسم و رواج کی پوری پوری پابندی کرنے والے ہندو تو اب وہ کبھی نہیں ہو سکیں گے اور اس انداز میں اپنے والد کے ساتھ رہے تو وہ اُن کے لیے الجھن اور تکالیف کا سبب بنیں گے اور میرا یہ اندازِ فکر وہ سمجھ نہیں پائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے گھر چھوڑ دیا اور قریب و دور کے سفروں میں نکل گئے۔ راجہ رام موہن رائے کی پوری زندگی ان ہی مقاصد کے لیے مستقل اور انتھک جد وجہد کی کمائی تھی۔ اُن کا سب سے پہلا مقصد سماجی اصلاح تھا اور دوسرا سائنسی تعلیم کا فروغ تھا۔ انہیں صحافت سے بھی بڑا شغف تھا، ہندوستانی صحافت کے بیج بوئے گئے۔ راجہ رام موہن رائے کا زمانہ بڑی سماجی اتھل پتھل کا دور تھا۔ ہندو سماج ٹوٹ رہا تھا۔ ہر طرف آپسی جھگڑے اور مخالفتیں تھیں۔ لوگ توہم پرست ہو گئے تھے اور عقل اور دلیل کا استعمال بھول گئے تھے۔ راجہ رام موہن رائے پر خاندان کے ایک حادثہ نے بڑا گہرا اثر کیا۔ جب ان کے بڑے بھائی کا انتقال ہوا تو ان کی بیوی کو ''ستی'' ہونا پڑا۔ رام موہن رائے اپنی بھابی کو اس ہندوانہ رسم سے جس میں بیوی کو اپنے شوہر کے مرنے

کے بعد اُس کی چِتا کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا نہیں بچا سکے۔ اپنی بھابی کو وہ ماں کی طرح مانتے تھے۔ اسی دن انھوں نے قسم کھالی کہ وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ وہ اس ظالمانہ رسم کو جڑ سے نہ اکھاڑ پھینکیں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی آسان کام نہیں تھا، پڑھے لکھے طبقے میں اکثر لوگوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ حکومت برطانیہ کا انداز بھی بے تعلقی کا سا رہا۔ کیوں کہ وہ ہندستان کے رسم و رواج میں کوئی دخل نہیں دینا چاہتی تھی۔ رام موہن رائے نے تنہا ہی ''ستی'' کے خلاف تحریک شروع کردی۔ ۱۸۱۴ء میں موہن رائے مستقل طور پر کلکتہ میں رہنے لگے۔

انھوں نے ۱۸۱۵ء میں ''آستھا سبھا'' قائم کی۔ یہ ایک ایسی انجمن تھی جس میں مذہب کے بنیادی نکتوں پر بحث و مباحثہ ہوا کرتا تھا۔ آخر اس وقت کے گورنر جنرل لارڈ بینٹک نے ۱۸۲۹ء میں اس رسم کو قانونی طور پر بند کردیا۔ قانونی پابندی لگ جانے کے بعد بھی کچھ لوگ اس پر چوری چھپے عمل کر لیتے تھے۔ اس عظیم مصلح قوم راجہ رام موہن رائے نے آخری سانس ۲۷ ستمبر ۱۸۳۳ء میں لی۔

○○

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ ہندوستان اور چین
۲۔ امن اور آزادی
۳۔ سپریم کورٹ
۴۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۶ء
۵۔ اندرا گاندھی
۶۔ صدر (President of India)
۷۔ صدر
۸۔ لال بہادر شاستری
۹۔ رابندر ناتھ ٹیگور
۱۰۔ ۱۰ر دسمبر
۱۱۔ ۱۹۹۱ء میں
۱۲۔ صدر
۱۳۔ ۱۹۵۱ء
۱۴۔ لاسکی
۱۵۔ تین (۳)
۱۶۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر
۱۷۔ ڈاکٹر راجیندر پرساد
۱۸۔ ہندوستان کا
۱۹۔ کشمیر سے
۲۰۔ نائب صدر
۲۱۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن
۲۲۔ ۶۵ برس
۲۳۔ Josep Cyril Bamford
۲۴۔ Caroline Wozniacki (ڈنمارک)
۲۵۔ راجر فیڈرر (سوئزرلینڈ)
۲۶۔ ۲۲ر مارچ
۲۷۔ آنحضورؐ

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۵۲)

۱۔ اسیروں
۲۔ مسکرانا
۳۔ عمر
۴۔ نگاہ
۵۔ چمن
۶۔ لباس
۷۔ راہ رو
۸۔ امداد
۹۔ شمع
۱۰۔ انا